

227220- بچے کی پیدائش کیلئے صحت ضروری ہے، لیکن روزے رکھنے سے وزن کم ہو جاتا ہے تو کیا وہ رمضان میں روزے چھوڑ سکتی ہے؟

سوال

سوال: ہم عرصہ تین سال سے اولاد کے خواہش مند ہیں، لیکن ناکام ہو رہے ہیں، اس کی وجہ سے میں نے فیصلہ کیا کہ بیضہ کو بار آور کرنے والی ادویہ استعمال کروں، اس کیلئے مجھے اپنے وزن کو بھی کنٹرول کرنا ہوگا؛ کیونکہ میرا وزن کم سے کم حد سے بھی نیچے رہتا ہے، چونکہ میرا BMI [Body mass index] 19 سے کم نہیں ہونا چاہیے وگرنہ حمل ہونے کے امکانات معدوم ہو جائیں گے، اور چونکہ میرے جسم کا نظام انضمام بہت اچھا ہے جس کی وجہ سے میرا وزن انتہائی آسانی سے کم ہونے لگتا ہے، لیکن وزن بڑھانا بہت مشکل ہے، اب رمضان میں روزے رکھنے کی وجہ سے تقریباً 5 کلو میرا وزن کم ہو گیا اور میرا BMI مطلوبہ حد سے نیچے آ گیا، تو کیا مجھے ماہ رمضان میں روزے نہ رکھنے کی اجازت ہے تاکہ میں حمل کیلئے ضروری وزن قائم رکھ سکوں اور بعد میں ان روزوں کی قضا دے دوں؟

پسندیدہ جواب

شریعت نے رمضان میں مسافر اور بیمار شخص کیلئے روزہ نہ رکھنے کی رخصت دی ہے، اسی طرح ایسا بوڑھا شخص جو روزہ نہیں رکھ سکتا اور حاملہ خواتین جنہیں اپنے یا بچے کے بارے میں خدشات لاحق ہوں، یا دودھ پلاتی خواتین سب کیلئے روزہ چھوڑنے کی رخصت ہے؛ کیونکہ انہیں روزہ رکھنے پر بہت زیادہ مشقت، یا نقصان یا موت کا خدشہ ہے۔
لیکن آپ کی بیان کردہ حالت مذکورہ کسی بھی قسم میں داخل نہیں ہوتی اور نہ ہی ان میں سے کسی پر آپ کی صورت حال کو قیاس کیا جاسکتا ہے، کیونکہ آپ کیلئے روزہ رکھنا نقصان دہ حد تک مشقت کا باعث نہیں ہے۔

اس بارے میں مزید کیلئے آپ سوال نمبر: (38532) کا جواب ملاحظہ کریں۔

آپ نے سوال میں ذکر کیا کہ روزہ رکھنے کی وجہ سے حمل پر اثر پڑتا ہے تو یہ کوئی ایسی ضرورت نہیں ہے جس کی وجہ سے روزہ چھوڑنے کی اجازت دی جاسکے، اس کی درج ذیل وجوہات ہیں:

پہلی وجہ:

آپ کے پاس ایک رمضان سے لیکر دوسرے رمضان تک 11 ماہ میں اور یہ علاج اور بچے کی پیدائش کیلئے محنت کرنے کیلئے کافی وقت ہے۔

دوسری وجہ:

اسی طرح آپ روزہ رکھنے کے دوران کچھ آرام اور کھانے میں ایسے طریقے استعمال کر سکتی ہیں جو آپ کا وزن باقی رکھنے کیلئے معاون ثابت ہو سکتے ہیں، بالکل ایسے ہی آپ روزے کے دوران صرف فرائض کی پابندی کریں اور زیادہ سے زیادہ آرام کریں۔

تیسری وجہ:

اطباء کے مطابق بیضہ کو بار آور کرنے کیلئے وزن کا کردار بھی ہے؛ لیکن وزن باقی رکھنے سے یقینی طور پر یہ نہیں کہا جاسکتا کہ لازمی طور پر بچہ پیدا بھی ہو جائے گا؛ کیونکہ یہ سب معاملہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے :

فرمانِ باری تعالیٰ ہے :

(لَلَّهِ الْمُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ يُهْبُ لِمَنْ يَشَاءُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ وَبِهِ لِمَنْ يَشَاءُ الدُّكُورَ، أَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَإِنثَاءً وَيَجْعَلُ مَنْ يَشَاءُ عَقِيمًا إِنَّهُ عَلِيمٌ قَدِيرٌ)

ترجمہ: آسمان وزمین کی بادشاہی اللہ کیلئے ہی ہے، وہ جو چاہتا ہے پیدا فرماتا ہے، جسے چاہتا ہے بیٹیاں دے اور جسے چاہے بیٹے عطا کرے، یا انہیں بیٹے بیٹیاں ملا جلا کر دے، اور جسے چاہے بانجھ رکھے، بیشک وہ جاننے والا اور قدرت رکھنے والا ہے۔ [الشوری: 49-50]

اس لیے آپ روزے چھوڑے بغیر ہی ایسے تمام معاون امور اپنائیں جو حمل اور بچے کی پیدائش کیلئے مددگار ثابت ہو سکتے ہیں، اسی طرح اللہ تعالیٰ سے خوب گڑگڑا کر دعائیں بھی کریں؛ کیونکہ تمام معاملات اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں۔

واللہ اعلم.